جدید نظر ثانی ایڈیشن

وفاق المدارس کے نصاب کے تحت پڑھائی جانے والی علمِ کلام کی شہرۂ آفاق کتاب
شرح العقائد النسفیۃ کی جامع اور آسان اردو شرح

توضیح العقائد
فی حلِّ
شرح العقائد

مؤلف
اُستاذ العلماء حضرت مولانا اکرام الحق
مدرس جامعہ عمر بن الخطاب ٹی چوک ملتان

جانشین جامع المعقول والمنقول رئیس المدرسین حضرۃ مولانا
ظہور الحق دام مجدہ استاذ الحدیث دار العلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع خانیوال

خصوصیات
- اعراب
- ترجمہ
- تقطیع عبارت واغراض
- مختصر اور سہل انداز میں عبارت کی وضاحت
- فوائد عجیبہ

جامعہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
سوفٹی روڈ چوک فاروق اعظم شاہ رکن عالم کالونی ملتان، فون: 061-4555183

وفاق المدارس کے نصاب کے تحت پڑھائی جانے والی علمِ کلام کی شہرۂ آفاق کتاب

شرح العقائد النسفیۃ کی جامع اور آسان اردو شرح

توضیح العقائد

فی حلّ

شرح العقائد

خصوصیات

اعراب — ترجمہ — تقطیع عبارت واغراض — مختصر اور سہل انداز میں عبارت کی وضاحت — فوائد عجیبہ

ترتیب

اُستاذ العلماء حضرت مولانا **اکرام الحق**

مُدرّس جامعہ عمر بن الخطاب ٹی چوک ملتان

جانشین جامع المعقول والمنقول رئیس المدرسین حضرت مولانا

ظہور الحق نور اللہ مرقدہٗ اُستاذ الحدیث دار العلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع خانیوال

جامعہ عمر بن الخطاب رض

ملتان فون 061-4555183

نام کتاب............... توضیح العقائد فی حل شرح العقائد

مؤلف.............. مولانا اکرام الحق صاحب

مدرس جامعہ عمر بن الخطاب ٹی چوک، ملتان۔ ۰۳۰۰۷۳۱۹۳۵۲

سن طباعت ثانی....... .... ماہ محرم الحرام ۱۴۳۴ھ/دسمبر ۲۰۱۲ء

کمپوزنگ...... .... مولوی محمد فیاض ندیم (خیر المدارس ملتان)، شمس مصطفیٰ (عمر بن الخطاب ملتان)

تعداد.................. ۱۱۰۰

﴿......رابطہ کے لیے......﴾

☆ مولانا اکرام الحق صاحب مدرس جامعہ عمر بن الخطاب
۰۳۰۰۷۳۱۹۳۵۲

☆ اسٹاکسٹ: مکتبہ عمر بن الخطاب ٹی چوک ملتان
۰۳۰۱۷۵۷۴۹۷۷

﴿......ملنے کا پتہ......﴾

☆ ادارۃ الانور، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

☆ مکتبہ سید احمد شہید، اُردو بازار لاہور

☆ کُتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار، راولپنڈی

☆ مکتبہ رحمانیہ، اُردو بازار لاہور

☆ ادارہ اشاعت الخیر بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

☆ وحیدی کتب خانہ، محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور

☆ مکتبہ حقانیہ ٹی بی ہسپتال روڈ نزد خیر المدارس ملتان

☆ کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

☆ ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان

☆ مکتبہ العارفی، ستیانہ روڈ، فیصل آباد

طباعت.....فیصل فدا پرنٹنگ پریس ملتان۔فون 061-4570046

☆☆☆☆☆☆

خطا اور کذب کی نسبت کرنا اولیٰ ہے۔ اور اگر وہ تواتر کے طریقہ سے منقول ہیں تو پھر ان کو ظاہر سے پھیر دیا جائے گا اگر ممکن ہو ورنہ اس میں دو تاویلیں کی جائیں گی (۱) یا ترک اولیٰ پر محمول کیا جائے گا (۲) یا پھر ان کو قبل البعثت پر محمول کیا جائے گا۔ مثلاً نبی علیہ السلام کے بارے میں یہ منقول ہے کہ حضرت زینبؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حسین معلوم ہوئیں جب آپ نے ان کو دیکھا جب زید کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے طلاق دیدی تو نبی علیہ السلام نے حضرت زینبؓ سے نکاح کرلیا، یہ غلط بات ہے اور باطل ہے۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں قرآن پاک میں آیا ہے "اِنِّیْ سَقِیْمٌ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا" اور اپنی بیوی کے بارے میں "هذه اختی" کہنا یہ بظاہر سامع کی سمجھ کے اعتبار سے جھوٹ ہے جو بطریق تواتر منقول ہیں تو ان کو ظاہر سے پھیرا جائے گا کیونکہ یہ کنایات ہیں، یا ترک اولیٰ پر محمول کیا جائے گا جیسے "آدمُ ربّهٗ فغوىٰ" اور موسیٰ علیہ السلام کا قول "رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ" ان حضرات کے کمال مرتبت کی وجہ سے ترک اولیٰ کو عصیان سے تعبیر کر دیا گیا ہے اور ترک اولیٰ پر انبیاء کا استغفار تواضع کی بنیاد پر ہے ورنہ وہ ذنب باعث عقاب نہیں یا پھر قبل البعثت پر محمول کیا جائے گا جیسا کہ آدم علیہ السلام کا قصہ اکل شجرہ کے بارے میں ہے۔ شارحؒ فرماتے ہیں کہ اس کی پوری تفصیل بڑی کتابوں میں دیکھیں جیسے شرح مواقف، شرح عقائد، قاضی عیاض کی شفاء کتاب ہے۔

وَاَفْضَلُ الْاَنْبِيَاءِ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ اَلْاٰيَةَ وَلَاشَكَّ اَنَّ خَيْرِيَّةَ الْاُمَّةِ بِحَسْبِ كَمَالِهِمْ فِي الدِّيْنِ وَ ذٰلِكَ تَابِعٌ لِكَمَالِ نَبِيِّهِمُ الَّذِيْ يَتَّبِعُوْنَهٗ وَالْاِسْتِدْلَالُ بِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَافَخْرَ لِيْ ضَعِيْفٌ لِاَنَّهٗ لَايَدُلُّ عَلٰى كَوْنِهٖ اَفْضَلَ مِنْ اٰدَمَ بَلْ مِنْ اَوْلَادِهٖ۔

ترجمہ: اور انبیاء میں سے افضل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں بوجہ باری تعالیٰ کے فرمان کہ تم سب سے افضل امت ہو لوگوں کے لئے نکالے گئے ہو۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ امت کا بہتر و افضل ہونا دین میں ان کے کامل ہونے کے اعتبار سے ہے اور یہ (دین میں کامل ہونا) ان کے نبی کے کمال کے تابع ہے کہ جس کی وہ پیروی کرتے ہیں اور نبی علیہ السلام کے فرمان "انا سید ولد آدم الخ" سے استدلال ضعیف ہے اس لئے کہ یہ (حدیث) آپ کے آدم سے افضل ہونے پر دلالت نہیں کرتی بلکہ ان کی اولاد سے افضل ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

قولہ وافضل الانبیاء محمد علیہ السلام الخ ماتنؒ فرماتے ہیں کہ تمام انبیاء سے افضل ہمارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ شارحؒ نے اس پر یہ دلیل پیش کی ہے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے "كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ" وجہ استدلال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو تمام امتوں سے افضل قرار دیا ہے اور امت کی افضلیت ان کے کمال دین کی وجہ سے ہے اور کمال دین اس نبی کے کمال کے تابع ہے کہ جن کی وہ پیروی کرتے ہیں، شارحؒ فرماتے ہیں کہ آپ علیہ السلام کے قول "انا سید ولد آدم الخ" سے آپ کے افضل الانبیاء ہونے پر استدلال کرنا کمزور ہے کیونکہ یہ حدیث

آپ کے آدم سے افضل ہونے پر دلالت نہیں کرتی بلکہ ان کی اولاد سے افضل ہونے پر دلالت کرتی ہے، تاہم شارحؒ کی یہ تضعیف محل تأمل ہے کیونکہ اہل زبان "ولد آدم" کا لفظ نوع انسانی کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ اب حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نوع انسانی کا سردار ہوں۔

وَالْمَلَائِكَةُ عِبَادُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَامِلُوْنَ بِاَمْرِهٖ عَلٰى مَادَلَّ عَلَيْهِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى لَايَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ وَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَايَسْتَحْسِرُوْنَ وَلَا يُوْصَفُوْنَ بِذُكُوْرَةٍ وَلَا اُنُوْثَةٍ اِذْ لَمْ يَرِدْ بِذٰلِكَ نَقْلٌ وَلَادَلَّ عَلَيْهِ عَقْلٌ وَ مَا زَعَمَ عَبَدَةُ الْاَصْنَامِ اَنَّهُمْ بَنَاتُ اللّٰهِ مَحَالٌ بَاطِلٌ وَ اِفْرَاطٌ فِيْ شَانِهِمْ كَمَا اَنَّ قَوْلَ الْيَهُوْدِ اِنَّ الْوَاحِدَ فَالْوَاحِدَ مِنْهُمْ قَدْ يَرْتَكِبُ الْكُفْرَ وَ يُعَاقِبُهُ اللّٰهُ بِالْمَسْخِ تَفْرِيْطٌ وَتَقْصِيْرٌ فِيْ حَالِهِمْ۔

ترجمہ: اور فرشتے اللہ کے بندے ہیں اس کے حکم پر عمل کرنے والے ہیں جیسا کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان دلالت کرتا ہے کہ وہ کہنے میں اس پر سبقت نہیں کرتے اور اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں اور باری تعالیٰ کا فرمان ہے کہ وہ (فرشتے) اس کی عبادت سے اعراض نہیں کرتے اور نہ ہی تھکتے ہیں۔ اور نہ وہ مرد یا عورت ہونے کے ساتھ متصف ہیں اس لئے کہ اس کے بارے میں کوئی نقل وارد نہیں ہوئی اور نہ ہی عقل اس پر دلالت کرتی ہے اور جو بت پرستوں کا گمان ہے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں (یہ) محال اور باطل ہے اور ان کی شان میں زیادتی ہے جیسے یہود کا یہ قول کہ ان میں سے اِکا دُکا بعض دفعہ کفر کر بیٹھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو مسخ کی سزا دیتے ہیں یہ ان کے حال میں تفریط اور کوتاہی ہے۔

قولہ والملائکۃ عباداللّٰہ الخ ملائکہ، مَلْاَكٌ (بسکون اللام و بفتح الھمزہ) کی جمع ہے اس میں قلب مکانی واقع ہے وہ اس طرح کہ فاء کلمہ (ہمزہ) کو عین کی جگہ اور عین کلمہ (لام) کو فاء کلمہ کی جگہ لایا گیا۔ اصل میں مَأْلَكٌ (بسکون الھمزۃ و بفتح اللام) تھا جو "اُلُوْكَةٌ" بمعنی رسالت سے ماخوذ ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو انبیاء کے پاس اپنا قاصد ورسول بنا کر بھیجتے ہیں فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور اس کے بندے ہیں اور مطیع وفرمانبردار ہیں اور گناہوں سے معصوم ہیں نہ کہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں (جیسا کہ بت پرستوں کا گمان ہے) فرمان باری تعالیٰ ہے "لَايَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ" اس سے بڑھ کر نہیں بول سکتے اور اس کے حکم کے مطابق کام کرتے ہیں اسی طرح فرمان باری تعالیٰ ہے "لَايَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ" کہ نہ اس کی عبادت سے سرکشی کرتے ہیں اور نہ ہی بندگی کے ادا کرنے میں سستی کرتے ہیں۔

اور فرشتے نہ مذکر ہیں اور نہ ہی مؤنث ہیں کیونکہ کسی دلیلِ نقلی وعقلی سے انکا مذکر ومؤنث ہونا ثابت نہیں ہے۔ باقی رہا یہ سوال کہ ان کے لئے پھر مذکر کے صیغے کیوں استعمال کئے جاتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ تذکیر کی شرافت کی وجہ سے